رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

غوث پاک

کا علمی مقام

(03-October-2025)

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ والاتَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَهْوَالِهَا وَ مَوَاطِنِهَا اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِيْ دَارِ الدُّنْيَا یعنی اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا وہ شَخْص ہوگا، جس نے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

1 ... فردوس الاخبار، ۲ / ۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں:

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (1) **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج رَبِیْعُ الآخر کی 11 ویں شب ہے۔ یہ وہ مبارک رات ہے کہ جس میں قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوث بڑی گیارہویں شریف بھی کہتے ہیں، اسی مُناسَبت سے آج ہم سَرزمینِ بَغْداد پر اپنے مَزارِ پُر اَنْوار میں آرام فرما، اُس مُقدّس ہَستی کا ذِکرِ خَیر، بالخُصُوص اُن کا **علمی مقام** سُنیں گے، جنہیں دُنیا غَوثِ اَعْظَم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ پاک نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو ولایت کا وہ عظیم تاج عطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تمام اولیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین کے سردار قرار پائے۔ آیئے! سب سے پہلے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی **علمی شان و شوکت** سے متعلق ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

عِلْم کا سَمُندر

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

حضرت حافظ ابو الْعَبَّاس احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اجتماعِ غوثیہ میں حاضر ہوا، ایک قاری نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیان کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارَکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آیت کا ایک معنیٰ بیان فرمایا، میں نے عَلامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا، کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا، اس کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک ایک کرکے گیارہ(11) تفسیری اقوال ذِکر فرمائے، میرے پوچھنے پر ہر بار علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے رہے کہ یہ تفسیری قول بھی مجھے معلوم تھا، حافظ ابو العباس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس ایک آیتِ مُبارَکہ کے چالیس(40) تفسیری اقوال بیان فرمائے اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا، مگر گیارہ(11) تفسیروں کے بعد سے ہر تفسیر کے بارے میں میرے پوچھنے پر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَفِی میں سَر ہلاتے ہوئے کہتے رہے کہ یہ تفسیر میرے عِلم میں نہیں۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے علمی مقام و مرتبے کی بلندی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک ہی وقت میں ایک آیتِ مُبارَکہ کی چالیس(40) تفسیریں بیان فرمائیں، جن میں سے اُنْتِیس(29) تفسیریں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے علم میں بھی نہ تھیں، حالانکہ علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وقت کے بہت بڑے عالِم و امام تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عِلمِ قرآن، عِلمِ حدیث، عِلمِ فِقْہ، جُغْرافِیہ، عِلمِ طِب، تاریخ، تفسیر، عِلمِ نُجُوم، حساب، لُغَت اور نحو وغیرہ کے علاوہ دیگر بہت سے عُلوم و فُنون میں بھی قابلِ قدر کتابیں تصنیف فرمائیں

---

1 ۰۰۰ اخبارالاخیار، ص ۱۱، بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ ۔۔۔ الخ، ص ۲۲۴، ذبدۃ الاثار، ص ۵۲

ہیں، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصانیف کی تعداد تین سو(300)سے زیادہ بتائی جاتی ہے، جن میں کئی تو کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں اور کچھ رسالے بھی شامل ہیں۔[1]

امام ابنِ قُدامہ حنبلی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **فرماتے ہیں: امام ابنِ جوزی** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے میں خطابت کے اِمام تھے، مختلف عُلوم وفُنُون میں بہترین کتابیں تصنیف فرمائیں، تدریس بھی کرتے تھے اور حافظُ الحدیث بھی تھے۔(ایک لاکھ (100،000)احادیث مُبارَکہ سَنَد کے ساتھ یاد کرنے والا حافظُ الحدیث ہوتا ہے)[2] وقت کے اتنے بڑے امام ہونے کے باوجود علّامہ ابنِ جوزی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کردہ چالیس(40) تفسیری اَقْوال میں سے صرف گیارہ(11) کے بارے میں جانتے تھے، جس سے حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علمی سمندر کی گہرائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

سُلطانِ ولایت	غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک
ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بِشارت

پیارے اسلامی بھائیو! غوثِ صَمدانی، شَہبازِ لَامَکانی، قِندیلِ نُورانی، حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یکم رَمضان بروزجمعۃُ المُبارَک ۴۷۰ سن ہجری کو بغداد شریف کے قریب قَصبہ جِیلان میں پیدا ہوئے۔[3] مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**غوثِ پاک کے حالات**" صفحہ 21 پر ہے۔ محبوبِ

1۔۔۔ مُقدمہ عیونُ الحکایات، حصہ ا، ص ۶ ملتقطاً وملخصاً

2۔۔۔ مُقدمہ آنسوؤں کا دریا، ص ۱۵

3۔۔۔ بہجۃ الاسرار، ص ۱۷۱ بتغیر قلیل

سُبحانی، شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت سَیِّد ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے حُضُور غوثِ اَعْظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی وِلادت کی رات دیکھا کہ سَروَرِ کائنات، فَخرِ مَوْجُودات صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام اور اَولیائے عِظام رِضْوَانُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ اُن کے گھر جَلْوہ اَفروز ہوئے اور اُنہیں اِس بِشارت سے نوازا: اے ابُو صالح! اللہ پاک نے تم کو ایسا بیٹا عطا فرمایا ہے، جو وَلی ہے، وہ میرا اور اللہ پاک کا مَحبُوب ہے اور اُس کی شان، اَوْلیاء اور اَقْطاب (رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہم اجمعین) میں ویسی ہی ہوگی، جیسی شان اَنْبیاء و مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام میں میری ہے۔ (1)

فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک	سر تا پا شرافت	غوثِ پاک
سر تاجِ شریعت	غوثِ پاک	ہیں مخزنِ عظمت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بِشارتیں

آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد کو نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عِلاوہ دیگر اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بھی یہ خوشخبری دی کہ اللہ پاک کے تمام ولی تمہارے صاحبزادے کے فرمانبردار ہوں گے اور اُن کی گردنوں پر اُن کا قَدَمِ مُبارک ہوگا۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی شان و عظمت کس قَدَر بُلند و بالا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے پیدا ہوتے ہی غَیب بتانے والے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے بُلند مَرتبے اور شان و عظمت کی خوشخبری دے دی تھی اور حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے والدِ مُحترم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ تمہارا بیٹا تمام

1…سیرتِ غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر

2…تفریح الخاطر، ص ۵۷، مفہوما وملخصا

اَولیا(رَحمَۃُ اللہِ علَیہِم اجمعین) کا سر دار ہو گا۔ چُنانچہ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پیدا ہوتے ہی بَرکات ظاہر ہونا شُروع ہو گئیں۔

غوثِ اعظم کا حُلیہ

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حُلْیہ بیان فرماتے ہوئے اَبُوعَبْدُ اللہ بن اَحمد بن قُدَامہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَیْخُ الاسلام، سُلْطانُ الاولیاء، مُحیِ الدِّین، سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نازُک بدن، درمیانہ قد، پھیلا ہوا سِیْنہ، گھنی داڑھی اور گندمی رنگ کے مالک تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بھنویں ملی ہوئی تھیں، آواز مُبارک بُلند اور چہرہ نہایت ہی خوب صورت تھا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت ہی ذہین تھے۔ (1)

ابتدائی تعلیم

ابھی آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چھوٹے ہی تھے کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم حضرت سَیِّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ انتقال فرما گئے، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نانا جان حضرت عبدُاللہ صومعی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پرورش فرمائی جو کہ جِیلان شریف کے بزرگوں میں سے تھے اور نہایت مُتّقی و پرہیز گار بھی تھے۔ اِنہی سے حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم و تربِیَت حاصل کی۔

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہو ہم پہ عنایت	غوثِ پاک
ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک	کمزور کی طاقت	غوثِ پاک

♣ مرحبا یا غوثِ پاک ♣ مرحبا یا غوثِ پاک ♣ مرحبا یا غوثِ پاک

حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید عِلْمِ دِین سیکھنے کے لیے

1 ۔۔۔ نزهة الخاطر الفاتر، ص ۱۹

488 ہجری میں 18 سال کی عمر میں بغداد شریف تشریف لے گئے [1] کیونکہ بغداد ہی اُن دنوں علمی و سیاسی اعتبار سے مسلمانوں کا مرکز تھا۔ چُنانچہ

عِلْمِ دین حاصل کرنے کی طرف اشارہ

شیخ محمد بن قائد اَلاَوَانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں غوثِ صمدانی، شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے آپ سے مختلف معاملات کے بارے میں سوالات کئے، انہی میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ حُضُور! آپ نے اپنے معاملات کی بُنیاد کس چیز پر رکھی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے معاملات کی بُنیاد سچّائی پر رکھی ہے، میں نے کبھی بھی جُھوٹ اور غلط بیانی سے کام نہ لیا، بچپن میں جب میں مدرسے میں پڑھا کرتا تھا، اُس وقت بھی کبھی جُھوٹ نہیں بولا، پھر فرمانے لگے: میں ایک دن حج کے دنوں میں جنگل کی طرف گیا، میں ایک بیل(Bull) کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اچانک اُس بیل(Bull) نے میری طرف دیکھ کر کہا: یَاعَبْدَالْقَادِرِ مَالِھٰذَا خُلِقْتَ یعنی اے عبدُالقادر! تمہیں اس قسم کے کاموں کیلئے تو پیدا نہیں کیا گیا، میں گھبرا کر گھر آیا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ میدانِ عرفات میں لوگ کھڑے ہیں، اس کے بعد میں نے اپنی والدۂ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، آپ مجھے راہِ خدا کیلئے چھوڑ دیجئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت دیجئے تاکہ میں وہاں جا کر عِلْمِ دین حاصل کروں، والدہ ماجدہ نے مجھ سے اِس کا سبب پوچھا تو میں نے بیل(Bull) والا واقعہ عرض کر دیا، اِس پر اُن کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وراثت تھے میرے پاس لے آئیں، میں نے اُن میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دِینار اپنے بھائی سَیِّد ابو احمد جیلانی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کیلئے چھوڑ دیئے، والدۂ ماجدہ نے میرے چالیس(40) دِینار میرے بہت سے پیوند لگے ہوئے مخصوص قسم

1 . . . سیر الاقطاب، ص۱۵۹

کے جُبّے میں سی دیئے، مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرمادی، مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی تاکید فرمائی، والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا جیلان کے باہر تک مجھے چھوڑنے کیلئے تشریف لائیں اور فرمایا: یَاوَلَدِیْ اِذْھَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْكَ لِلّٰہِ فَھٰذَا وَجْہٌ لَااَرَاہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی اے میرے پیارے بیٹے، جاؤ! اللہ پاک کی رضا کی خاطر میں تمہیں اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا چہرہ قیامت میں ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔ پھر میں بغداد جانے والے ایک چھوٹے قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا، جب ہم لوگ (ایران کے شہر) ہمدان سے آگے بڑھے تو ساٹھ (60) گھوڑے سوار ڈاکوؤں نے قافلے کو آگھیرا اور اہلِ قافلہ کو لُوٹنا شُروع کر دیا، مجھ سے کسی نے زور زبردستی نہ کی، البتہ اُن میں سے ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے سچ بولتے ہوئے کہا: میرے پاس چالیس (40) دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) ہیں۔ اُس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے بتایا: میری بغل کے نیچے میری گُدڑی میں سِلے ہوئے ہیں، وہ اِس بات کو مذاق سمجھ کر میرے پاس سے چلا گیا، تھوڑی دیر بعد ایک دوسرے شخص نے آکر یہی سُوالات کئے اور میں نے وہی جوابات دیئے، وہ شخص بھی میرے پاس سے چلا گیا، اُن دونوں نے جب اپنے سردار کو یہ بات بتائی تو اُس کے حکم پر مجھے اُس کے پاس لے جایا گیا، اُس وقت وہ سب لوگ لُوٹا ہوا مال آپس میں تقسیم کر رہے تھے، مجھے دیکھ کر اُن کے سردار نے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے بتایا: میرے پاس میری گُدڑی میں چالیس (40) دینار ہیں۔ سردار کے کہنے پر میری گُدڑی کھولی گئی تو اس میں سے واقعی چالیس (40) دِینار برآمد ہو گئے، سردار سخت حیران ہوا اور مجھ سے پوچھنے لگا: مَاحَمَلَكَ عَلٰی ھٰذَا الْاِعْتِرَافِ یعنی تمہیں اِن دِیناروں کا اعتراف کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟ (یعنی تم چاہتے تو ہمیں نہ بتاتے) میں نے کہا: میری والدہ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں اور کبھی اِس وعدہ کی خلاف ورزی نہ کروں، یہ سُن کر اُس سردار کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور کہنے لگا کہ ایک تم ہو کہ اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ بھی نبھا رہے ہو اور ایک میں ہوں کہ کئی سالوں

سے اپنے ربّ کریم کے وعدے کی خلاف ورزی کر رہا ہوں، اُس نے اُسی وقت میرے ہاتھ پر توبہ کی، اس کے ساتھیوں نے جب یہ منظر دیکھا تو بولے: ہم ڈاکہ ڈالنے میں تمہارے ساتھ تھے، تو توبہ کرنے میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے، چُنانچہ اُن سب نے توبہ کی اور لُوٹا ہوا مال اہلِ قافلہ کو واپس کر دیا، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے سب سے پہلے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِلوائیے جنّت	غوثِ پاک	دو بدیوں سے نفرت	غوثِ پاک
دو شوقِ عبادت	غوثِ پاک	سرکار کی اُلفت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے پتا چلا! سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو عِلمِ دین حاصل کرنے کا اِس قدر شوق تھا کہ اِس کی خاطر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے نہ صرف گھر بار کو چھوڑ کر دُور دراز کا سفر اختیار فرمایا بلکہ اپنی مہربان والدہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا کی جُدائی بھی برداشت فرمائی۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی والدہ کی قربانی بھی **صد مرحبا** کہ نہ صرف اپنے شہزادے کی جُدائی کے غم کو نظر انداز کرتے ہوئے اُنہیں عِلمِ دین حاصل کرنے کی اجازت عطا فرمادی بلکہ اپنے شہزادے کو حُصولِ علمِ دین اور خدمتِ علمِ دین کے لئے ایسا وقف کیا کہ سفر پر رُخصت کرتے ہوئے واضح طور پر فرمادیا: یَا وَلَدِیْ اِذْهَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْكَ لِلّٰهِ فَهٰذَا وَجْهٌ لَا اَرَاهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی اے میرے پیارے بیٹے جاؤ! میں اللہ پاک کی رضا کے لئے تم سے جُدائی اختیار کرتی ہوں، لہٰذا اب قیامت تک تمہارا یہ چہرہ نہ دیکھوں گی۔

غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی والدۂ ماجدہ نے غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو نہ صرف سفر کی اجازت دی بلکہ خرچ بھی دِیا، یہاں وہ عاشقانِ رسول اور عاشقانِ غوثِ اعظم غور فرمائیں جو دُنیوی تعلیم

---

1 ... قلائد الجواهر، ص ٨، ملخصاً و بغیر قلیل

اور کاروبار کے لیے تو اولاد کو مال و دولت دیتے ہیں، لیکن دِینی تعلیم میں مدد نہیں کرتے۔

اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سچّائی کے کس قدر پیکر تھے کہ آپ نے اپنی عُمر کے کسی حِصّے میں بھی جُھوٹ کا سہارا نہ لیا، اپنے تمام مُعاملات کی بُنیاد سچّائی اور دیانتداری پر رکھی جس کی ایک بڑی وجہ آپ کی نیک سیرت والدہ حضرت اُمُّ الخیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی عُمدہ تَرْبِیَت بھی ہے، جیسا کہ ہم نے سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ نے آپ سے ہمیشہ سچّائی پر قائم رہنے کا عہد لیا، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچّوں کی اسلامی تَرْبِیَت کریں، خُود بھی ہمیشہ سچ بولیں اور اُنہیں بھی بچپن ہی سے سچ بولنے کی ترغیب دیں۔

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جُھوٹ سے بچنے اور سچائی کا راستہ اختیار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سچائی کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ پاک کے نزدیک بہت سچ بولنے والا لکھ دیا جاتا ہے اور جُھوٹ سے بچو، کیونکہ جُھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ پاک کے نزدیک بہت جُھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بچّوں اور بڑوں کی مدنی تَرْبِیَت کیلئے سچی کہانیاں لکھی ہیں، جن میں بہت ہی پیارے پیارے عنوانات ہیں، انداز بھی بہت آسان رکھا ہے تاکہ بچے بھی آسانی سے سمجھ سکیں، ان رسالوں میں انتہائی عُمدہ صفحات استعمال کرنے کے علاوہ جگہ جگہ تصویری خاکے بھی بنائے گئے ہیں تاکہ بچّوں کو پڑھنے میں دِلچسپی ہو، بچّوں کی یہ کہانیاں مکتبۃُ المدینہ

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب البر والصلة، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله، ص ۱۴۰۵، حدیث: ۲۶۰۷

سے ہدیۃً طلب کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے آپ ان کہانیوں کو پڑھ بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں اور اس کا پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان رسائل کے نام یہ ہیں (1) نور والا چہرہ (2) فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جھوٹا چور (5) دُودھ پیتا مدنی مُنّا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بغداد پہنچ کر حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے وقت کے مشہور و معروف اور انتہائی ماہر اُستادوں سے عِلمِ دین حاصل کِیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو عِلمِ دین سے اس قدر محبت تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھوک اور تکالیف برداشت کرکے بھی علم حاصل کِیا۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عِلمِ دین سے محبت اور اس کی راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کے بارے میں سنتے ہیں۔ چُنانچہ

فاقہ کشی اور صبر

حضرت ابو بکر تمیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں: ایک دفعہ بغداد میں خشک سالی ہوگئی، جس کی وجہ سے مجھے بہت تنگدستی اور آزمائش کا سامنا کرنا پڑا اور کئی روز تک مجھے کھانے کے لئے کچھ نہ مِلا۔ ایک دن بھوک کی شِدّت کی وجہ سے میں دریائے دِجلَہ کی طرف گیا تاکہ وہاں ساگ یا کسی سبزی کے پتّے کھاسکوں، مگر جہاں جاتا وہاں مجھ سے پہلے کئی فقراء موجود ہوتے اور اگر کوئی چیز اُن کو ملتی تو اُس پر سب کا رش ہوتا، میں شہر لوٹ آیا کہ وہاں کوئی چیز تلاش کروں، لیکن وہاں بھی کچھ نہیں مِلا، بالآخر میں بھوک سے نڈھال ہو کر مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ گیا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک غیرِ عربی نوجوان روٹی اور بُھنا ہوا گوشت لے کر مسجد میں داخل ہوا اور کھانا کھانے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کے ہر لقمہ پر بھوک کی شِدّت سے میرا مُنہ کھل جاتا، لیکن میں نے اپنے نفس کو اس حرکت پر سمجھایا، اتنے میں اس نے میری طرف دیکھا اور کھانا لاکر مجھے پیش کِیا، اُس نے مجھ سے

پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ میں نے بتایا کہ جیلان میں رہتا ہوں اور یہاں علمِ دین حاصل کرتا ہوں۔ اُس نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ جیلان سے تعلق رکھنے والے عبدُ القادر نامی کسی نوجوان کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا وہ میں ہی ہوں، یہ سُن کر وہ بے چین ہوگیا اور مجھ سے معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ کی والدہ محترمہ نے میرے ہاتھ آپ کیلئے آٹھ (8) دِینار بھیجے تھے، جب میں بغداد آیا تھا، اس وقت میرے پاس اپنا ذاتی خرچ موجود تھا، لیکن آپ کو تلاش کرتے کرتے اتنے دن گُزر گئے کہ میرے پاس میرا ذاتی خرچ ختم ہو گیا، مجھے بھوک برداشت کرتے ہوئے آج تیسرا دن تھا، مجبور ہو کر آپ کی امانت میں سے ایک وقت کے کھانے کے لئے روٹی اور یہ گوشت لایا ہوں، اب آپ خُوشی سے یہ کھانا تناول فرمائیں، کیونکہ یہ سب کچھ درحقیقت آپ ہی کا ہے، اب آپ میرے نہیں بلکہ میں آپ کا مہمان ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اسے تسلّی دی اور اس بات پر اپنی خوشی ظاہر کی، جب ہم کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو میں نے بقیہ کھانا اور کچھ مال اُسے دے کر رُخصت کیا۔ [1]

ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک	کمزور کی طاقت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	مجبور کی راحت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

شوقِ عِلمِ دین

حضرت شَیْخ عَبْدُ الْقادِر جِیْلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عِلمِ دین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نِرالا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر صحراؤں اور وِیرانوں میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا بہت تیز بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ

1 . . . قلائد الجواہر ص ۹ ملخصاً

جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اِدھر کارُخ کرلیا کرتے تھے، ایسے مَواقع پر مجھے شَرم آتی تھی کہ میں ان کی دل آزاری کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطَالعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔ (1)

دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک	دو بدیوں سے نفرت	غوثِ پاک
دو شوقِ عبادت	غوثِ پاک	سرکار کی اُلفت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمایئے! اتنی مشقتوں اور تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے عِلْمِ دین حاصل کیا، اس کے باوجود کبھی بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی زبانِ مُبارک سے کوئی شکوہ و شکایت کے الفاظ نہ نکلے۔ اس واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ جب کوئی مصیبت و پریشانی آجائے تو قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے صبر کے فضائل اور ترغیبات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صبر سے کام لینا چاہئے اور یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ یہ دُنیا آزمائشوں کا گھر ہے، اس میں جہاں بے شمار راحت سامانیاں ہیں، وہاں رنج و غم کے پہاڑ بھی ہیں، آسانیوں کے ساتھ ساتھ مشکل ترین گھاٹیاں بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے انسانیت وجود میں آئی ہے، اس وقت سے آج تک عام مؤمنین بلکہ نبیوں اور رسولوں عَلَيْهِمُ السَّلَام اور اولیائے کاملین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم اجمعین کو بھی سکون اور خوشیاں ملنے کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی آزمائشیں اور مصیبتیں پہنچتی رہیں، بلکہ بسا اوقات اللہ پاک کے مُقرّب بندوں کو آسانیوں کے بجائے مشکلات کا زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر وہ پاک ہستیاں حرفِ شکایت زبان پر لانے کے بجائے ہمیشہ صبر و تحمل کے ساتھ آزمائشوں کو برداشت کرتے ہیں بلکہ اپنے مریدوں، مَحَبَّت

1 ۔۔۔ قلائد الجواہر، ص ۱۰ ملخصاً

کرنے اور تعلق رکھنے والوں کی بھی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی ان بزرگ ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ پاک کی طرف سے ملنے والی نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کرنا چاہئے۔

قرآنِ کریم میں جابجا صبر کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے! صبر کی عادت اپنانے کیلئے 2 فرامینِ خداوندی اور غوثِ پاک کے ناناجان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 2 فرامین مُلاحظہ کیجئے۔

اُولٰٓىٕكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا (پ ۲۰، القصص: ۵۴)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان کو ان کا اجر دُگنا دیا جائے گا کیونکہ انہوں نے صبر کیا۔
وَ لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ (پ ۱۴، النحل: ۹۶)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم صبر کرنے والوں کو ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں ان کا اجر ضرور دیں گے۔

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس کسی مسلمان کو کوئی کانٹا چُبھے یا اس سے بھی معمولی مصیبت پہنچے، تو اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔[1]

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! مصائب و آلام پر شِکوے شکایتیں کرنے اور ہر وقت لوگوں کے سامنے اپنی پریشانیوں کا رونا رونے کے بجائے ان آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صبر و **تَحَمُّل** سے کام لینا چاہئے۔ اگر آج غم کے بادل چھائے ہوئے ہیں تو کل اِنْ شَآءَ اللّٰہ خُوشیوں کی بارش

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فیما۔۔۔ الخ، ص ۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲

2 ۔۔۔ بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارة المرض، ۴/ ۴، حدیث: ۵۶۴۵

بھی ہو گی، آج مشکلات نے گھیرا ہے تو کل اِنْ شَآءَ اللہ آسانیوں کا ڈیرا بھی ہو گا، جیسے خُوشیوں کا وقت آکر گزر جاتا ہے، ایسے ہی پریشانیوں کا وقت بھی گزر ہی جائے گا، یہی وجہ ہے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مصیبتوں کے وقت اللہ پاک کے اس فرمانِ عالی کو پیشِ نظر رکھتے:

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ (پ۳۰، الانشراح:۶) ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اور پھر اللہ پاک نے اس صبر و استقامت کا اِنہیں وہ بدلہ عطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علم و فضل میں اپنے زمانے کے تمام عُلما سے رُتبے میں بڑھ گئے۔ چُنانچہ

غوثِ اعظم کا حُلیہ اور مقام و مرتبہ

شیخ امام اَبُو عَبْدُ اللہ بن اَحمد بن قُدَامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَیْخُ الاسلام، سُلْطَانُ الاولیاء، مُحیُ الدِّین، سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْم کو حاصل کرنے میں بہُت کوششیں کیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بہت سے عُلَمائے وقت اور زمانے کے مشہور بزرگوں سے عِلْم حاصل کِیا اور ان کی صحبتوں میں رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ اپنے زمانے کے عُلَما میں سب سے بڑے مرتبے پر پہنچ گئے۔ عِلْم حاصل کرنے کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بہت سی مَشَقَّتیں اور آزمائشیں برداشت کیں۔ آخِرکار آپ دُنیوی مُعاملات سے الگ ہو کر یادِ الٰہی اور نیکی کی دعوت دینے میں مشغول ہو گئے۔ زمانے بھر میں آپ کی شہرت پھیل گئی، دِین کے مَنصب آپ کی وجہ سے ظاہر ہو گئے، عِلْم کے دَرَجے آپ کے سبب بُلند ہونے لگے اور شریعت کے لشکر آپ کے سبب طاقت پانے لگے۔ عُلَماء کی بہُت بڑی تعداد نے آپ کی طرف رُجُوع کِیا اور آپ سے شاگردی کا شَرَف حاصل کِیا، بہُت سے فُقَرا، بڑے بڑے عُلَما نے بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے خِلافت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کِیا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ۔۔۔ نزہۃ الخاطر الفاتر، ص۲۰، ۱۹ ملخصاً

علمی مقام

حضرت شیخ محمد بن یحییٰ تادفی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے عِلْمِ دِین حاصل کرلیا تو آپ درس و تدریس اور فتویٰ دینے کے منصب پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور علم و عمل کو عام کرنے میں مصروف ہوگئے، چُنانچہ دُنیا بھر سے عُلما آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی بارگاہ میں عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے، اس وقت بغداد میں آپ کے مرتبے کا کوئی نہ تھا۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه علم کا سَمُنْدَر تھے، آپ کو عِلْمِ فقہ، عِلْمِ حدیث، عِلْمِ تفسیر، عِلْمِ نحو اور عِلْمِ ادب وغیرہ عُلوم پر مکمل مہارت حاصل تھی، جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو آپ کے اُستادوں نے عِلْمِ حدیث کی سَنَد دی تو فرمانے لگے: اے عبدُالقادر الفاظِ حدیث کی سَنَد تو ہم آپ کو دے رہیں ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث کے معانی و مفہوم کا سمجھنا تو ہم نے آپ ہی سے سیکھا ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو عِلْمِ دِین کے پھیلانے کا اِس قدر ذَوق و شوق تھا کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے اور علمی کاموں ہی میں اکثر مصروف رہتے، دوسرے شہروں کے طَلَبہ بھی آپ کی تعریفات اور عُلوم و فُنون میں مہارت کے چرچے سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی خدمت میں عِلْمِ دین حاصل کرنے اور آپ کے فیض سے برکتیں لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه علم و عمل کے ایسے پیکر تھے کہ جو بھی آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتا، وہ خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا، آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے علم و عمل اور درس و تدریس کی خوبیوں اور علمی خدمات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

مَسْنَدِ تَدْرِیس

1…قلائد الجواھر ص ۵ ملخصاً
2…حیات المعظم فی مناقب غوث اعظم ص۴۶ بتغیر قلیل

حضرت قاضی ابو سعید مُبارک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بغداد میں ایک مدرسہ تھا، وہ اس میں اصلاحی بیانات کرتے اور عِلْمِ دین حاصل کرنے والوں کو علم سکھایا کرتے تھے، جب قاضی صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علمی و عملی کمالات کا علم ہوا تو قاضی صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا مدرسہ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حوالے کر دیا، پھر جب لوگوں نے آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی مہارت کا ذکر سنا تو لوگوں کی کثیر تعداد آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگی۔(1)

تیرہ (13) عُلوم پر دسترس

حضرت علامہ نورُ الدّین ابُو الحسن علی شَطْنُوفی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تیرہ (13) علوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فِقْہ اور عِلْمُ الْکَلام وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تجوید و قراءت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔(2)

طَلَبہ سے محبت

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علم و عمل کے پیکر اور زبردست حُسْنِ اَخلاق کے مالک تھے، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ طَلَبہ پر بھی اِنتہائی شفقت فرماتے اور ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے تھے جیسا کہ

طالبِ علم کی راہِ علم میں مدد

---

1 ... سیرت غوث اعظم ص ۵۸ ملخصاً

2 ... بہجۃ الاسرار، ص ۲۲۵ ملخصاً

امام اِبنِ قُدامہ حنبلی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حضرت غَوثُ الاعظم، شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواب دیا: ہم نے آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر کا آخری حصہ پایا اور آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے میں مقیم رہے، ہمارا اس طرح خیال رکھا جاتا کہ کبھی غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے شہزادے حضرت یحیٰ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ہماری جانب بھیجتے، وہ ہمارے لیے چراغ جَلاتے اور آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے لیے اپنے گھر سے کھانا بھیجتے۔ (سیر اعلام النبلاء، الشیخ عبد القادر بن ابی صالح، ۱۵/۱۸۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمِ دین سیکھنے والے طلبۂ کرام پر کیسی شفقت فرمایا کرتے تھے کہ اُن کیلئے اپنے گھر سے کھانا بھیجا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیئے کہ دِینی طلبہ کی ضروریات کا اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خُوب خُوب خیال رکھا کریں، مثلاً جن سے بن پڑے بالخصوص غریب طلبۂ کرام کے لیے دِینی کتابیں، کپڑے، موسِم کے لحاظ سے رہائش کی ضروریات پوری کرنے میں رِضائے اِلٰہی اور دِیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنا حصہ مِلا کر دِین کی مدد کرنے والوں میں شامل ہو جائیں، کیا معلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہمارا پاک پروردگار ہم سے ہمیشہ کے لیے راضی ہو جائے، کیا معلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہمیں مغفرت کا پروانہ مِل جائے، دیکھئے! جس طرح ہم اپنے بچوں کو اچھے سے اچھا کھانا کھلانا پسند کرتے ہیں، اچھے سے اچھا لباس پہنے ہوئے دیکھنا پسند کرتے ہیں، ذرا سوچئے! سردی کے موسم میں ہم اپنے بچوں کا کتنا خیال کرتے ہیں کہ کہیں میرے لال کو سردی نہ لگ جائے، میرے بیٹے کی طبیعت تو ایسی ہے کہ نہ ہی ہلکی سی ٹھنڈی ہوا برداشت کر سکتا ہے، نہ ہی گرم ہوا کا ہلکا سا جھونکا، اِسی طرح علمِ دِین حاصل کرنے والے طلبائے کرام کے لیے بھی غور کریں کہ ان کو بھی کئی بنیادی ضروریاتِ زندگی کی ضرورت ہوگی جو کہ ہر جگہ آسانی سے دستیاب نہ ہوتی ہوں گی۔

آج ہم جن کی بڑی گیارہویں شریف منا رہے ہیں، وہ دِینی طلبہ کی کمزوریوں کو نظر انداز فرمادِیا کرتے تھے، جیسا کہ

حضرت شیخ احمد بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک غیر عربی طالبِ علم تھا، بہت ہی مشکل سے کوئی چیز اُسے سمجھ آتی تھی، ایک دفعہ وہ طالبِ علم آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھا سبق پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا، جب اس نے اُس طالبِ علم کی دماغی کمزوری اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اُس کی حالت پر صبر وبرداشت دیکھا تو اُسے بہت تعجُّب ہوا، جب وہ طالبِ علم وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا تو اس نے عرض کِیا: اِس طالبِ علم کی دماغی کمزوری اور آپ کے صبر پر مجھے حیرت ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میری محنت اس کے ساتھ بس ایک ہفتہ سے بھی کم ہے کیونکہ اِس طالبِ علم کا انتقال ہو جائے گا۔

حضرت احمد بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس دن سے ہم نے اُس طالبِ علم کے دن گننا شُروع کر دیئے اور جب ایک ہفتہ پورا ہونے کو آیا تو آخری دن واقعی اُس کا انتقال ہو گیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

فتویٰ نویسی کے بادشاہ

پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ درس وتدریس، تصنیف وتالیف، تحریر، نیکی کی دعوت اور اس کے علاوہ مختلف علمی شعبوں میں انتہائی مہارت رکھتے تھے، مگر خاص طور پر فتویٰ لکھنے میں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دور کے بڑے بڑے عُلَماء، فقہاء اور مفتیانِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لاجواب فتووں سے حیران رہ جاتے تھے

1 ... قلائد الجواہر ص ۸ ملخصاً

۔جیسا کہ

شیخ امام مُوَفَّقُ الدِّین بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم 561 ہجری میں بغداد شریف گئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ سَیِّد عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم و عمل اور فتویٰ لکھنے کی بادشاہت دی گئی ہے۔[1] آپ کی عِلمی مہارت کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ اِنتہائی مشکل مسائل بھی پوچھے جاتے تو آپ اُن مسائل کا نہایت آسان جواب دیتے، آپ نے درس و تدریس اور فتویٰ لکھنے میں تقریباً (33) سال دینِ متین کی خدمت سرانجام دی، اس دوران جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔

امام اَبُویَعلیٰ نجم الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عراق میں فتویٰ کے لحاظ سے بہت مشہور تھے اور لوگ فتاویٰ کے لیے آپ کی طرف رُجوع کرتے تھے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی مصروفیات سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہوتی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی عِلمِ دین حاصل کرنے اور اُسے پھیلانے میں گُزار دی، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مِشن پر چلتے ہوئے اپنے دل میں عِلمِ دین حاصل کرنے کا شوق پیدا کریں اور اس کے ذریعے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کریں۔ یاد رکھئے! عِلمِ دین انسان کو مُعاشرے کا اچھا فرد بناتا ہے، عِلمِ دین ہی کی وجہ سے مخلوقِ خدا اس بندے سے محبت کرنے لگتی ہے، علم ہی کی وجہ سے انسان کو عزّت حاصل ہوتی ہے اور علم ہی کی وجہ سے انسان تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرتا ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے علمِ دین کے فضائل بیان کرتے ہوئے اپنے غلاموں کو عِلمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب دلائی ہے، آیئے! بطورِ ترغیب

---

1 … بہجۃ الاسرار، ص ۲۲۵

2 … بہجۃ الاسرار ص ۲۲۵ ملتقطا و ملخصاً

4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی طلب میں کسی رستے پر چلے، اللہ پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔ (1)

2. ارشاد فرمایا: جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ پاک کے رستے میں ہے۔ (2)

3. ارشاد فرمایا: اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اُسے دِین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ (3)

4. ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں، سوائے تین (3) کے (1) صدقۂ جاریہ (2) ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے اور (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔ (4)

فقدانِ علم کا نقصان

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ سے عِلْمِ دین کے جہاں اور بہت سے فضائل معلوم ہوئے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقۂ جاریہ، عِلْمِ دین کو پھیلانا اور نیک اولاد ایسی نیکیاں ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچّوں کو دِینی تعلیم دلوائیے اور انہیں جامعات المدینہ میں داخل کروائیے۔ فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی بُرائی بنیادی شرعی مسائل سے دوری ہے، جو مُعاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سب سے اوپر ہے، گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا، دوست اَحْباب کا ہو یا رشتے دار کا، نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تَرْبِیَت کا، غرض کیا اللہ پاک کے حقوق اور کیا بندوں کے حقوق، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں، اگر ہم سنجیدگی سے غور کریں تو

---

1 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن... الخ، ص ۱۴۴۷ حدیث: ۲۶۹۹

2 ... ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

3 ... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیراً... الخ، ۱/۴۲، حدیث: ۷۱

4 ... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱

یہ بات ہم پر ظاہر ہوجائے گی کہ اس کا بُنیادی سبب **عِلْمِ دین** سے دُوری ہے۔ **عِلْمِ دِین** اور دُرست رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف مُعاملات و اَخلاقیات میں بلکہ عقائدو عبادات تک میں طرح طرح کی بُرائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں، جن کی اصلاح کیلئے صرف عِلْمِ دین حاصل کر لیناہی کافی نہیں بلکہ اپنے علم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔یہی وجہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدوں، محبت کرنے اور تعلق رکھنے والوں کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا مدنی ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایاہے: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ**

غوثِ اعظم کی تصنیفات

پیارے اسلامی بھائیو! حُضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دین اسلام کی خدمت اور اُمتِ مُسلمہ کی رہنمائی کیلئے کئی کتابیں تحریر فرمائیں، علامہ علاؤالدین بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے رسالے "تذکرۂ قادریہ" میں حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی 7 کتابوں کے نام تحریر فرمانے کے بعد فرماتے ہیں: معتبر روایات سے معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی گئیں کتب کی تعداد 69 ہے۔ (1)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وعظ و تبلیغ

حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے علومِ ظاہری و باطنی کو پھیلانے کے لئے درس و تدریس اور تحریری کام کرنے کے ساتھ ساتھ اصلاحی بیانات کے ذریعے بھی دِین اسلام کی بے شمار خدمات سر انجام دِیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کا انداز ایسا پیارا تھا کہ کثیر لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوتے گئے، جو لوگ

---

1 ... سیرت غوث اعظم، ص ۶۱ ملتقطاً

آپ کے اِجتماع میں آجاتے، وہ درمیان میں اُٹھ کر نہ جاتے بلکہ جب تک بیان جاری رہتا، اس وقت تک خاموشی سے سنتے رہتے، کیونکہ آپ کے بیان میں بہت اثر ہوتا تھا، آپ نے جب بیان کی محفلیں شروع کیں تو سننے والوں کی کثرت کی وجہ سے مدرسے کی جگہ کم پڑ گئی، لوگوں نے آس پاس کی عمارتیں خرید کر وقف کر دیں، بغداد کے علاوہ بھی دُور دراز سے لوگ آپ کا بیان سننے کے لئے آنے لگے۔[1] آپ ہفتے میں 3 دن بیان کرتے، جس میں بے شمار لوگ اور علما حضرات تشریف لاتے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے بیان کو سننے کے لئے عموماً ستّر ہزار (70،000) سے زائد لوگ شریک ہوا کرتے تھے، جن میں عراق کے علماء اور صُوفیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم اجمعین بھی ہوتے تھے۔[2] حُضُور غوث پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی مجلس میں (400) افراد قلم وسیاہی کی ڈبیاں لے کر حاضر ہوتے تھے اور آپ کے ارشادات کو لکھ کر محفوظ کر لیتے تھے۔[3] حُضُور غوثِ پاک اُمّت کی اصلاح کا کیسا جذبہ رکھتے تھے اس کو بیان کرتے ہوئے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے شہزادے حضرت شیخ عبد الوہاب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: آپ نے چالیس (40) سال بیان فرمایا۔ شیخ عمر کیمانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا کوئی بیان ایسا نہیں، جس میں لوگ اسلام قبول نہ کرتے ہوں اور چور، ڈاکو اور بڑے بڑے گناہ گار آپ کے ہاتھ پر توبہ نہ کرتے ہوں۔[4]

پیارے اسلامی بھائیو! غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اپنی ساری زندگی عِلْمِ دِین کی ترویج و اشاعت میں بسر فرمائی۔ ہمیں بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی سیرت پر چلتے ہوئے حصولِ عِلْمِ دِین میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے ہماری آسانی کیلئے علمِ دین سیکھنے کے بہت سے ذریعے مہیا کر دیئے ہیں، جیسے مدرسۃ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز)، جامعۃ المدینہ (بوائز

---

1 ... بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ... الخ، ص۲۰۲-۲۰۳، ملتقطا

2 ... قلائد الجواہر ص۱۸ ملخصاً

3 ... قلائد الجواہر ص۱۸ ملخصا

4 ... قلائد الجواہر ص۱۸

اینڈ گرلز)۔اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی تربیت اور ان میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ آپ بھی ان میں شرکت کیجئے اور علمِ دین حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد